غرض اُن تلواروں کو مخزومیہ کے لڑکوں کو عطا فرمایا اور وُہ بارہ[۱۲] تلواریں حضرت رسالتمآبؐ و گیارہ اماموں میں سے ہر ایک کو ایک ایک تلوار حضرت امام حسن عسکریؑ تک پہنچیں اور بارہویں امام کی شمشیر زمین میں پوشیدہ ہوگئی جس کو زمین حضرت کی خدمت میں پیش کرے گی۔

حدیث موثق میں منقول ہے کہ ابن فضال نے حضرت امام رضاؑ سے حضرت رسالتمآبؐ کے اُس قول کے بارے میں کہ "میں دو[۲] ذبیح کا فرزند ہوں" دریافت کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ وُہ دو[۲] ذبیح اسمٰعیل بن ابراہیم، اور عبداللہ بن عبدالمطلب علیہم السلام ہیں۔ حضرت اسمٰعیلؑ وُہ فرزندِ حلیم تھے جنکی بشارت خدا نے ابراہیمؑ علیہ السلام کو دی۔ اور جب وُہ اسمٰعیل کے ہمراہ حج میں مشغول تھے اسمٰعیلؑ سے فرمایا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تم کو ذبح کر رہا ہوں۔ لہٰذا غور و فکر کرو کہ اس میں تمہاری کیا رائے ہے۔ انہوں نے عرض کی باباجان آپ وُہ امر عمل میں لائیے جس پر مامور ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ یہ نہیں کہا کہ جو خواب میں آپ نے دیکھا ہے اُس پر عمل کیجئے۔ جب حضرت ابراہیمؑ نے اُن کو ذبح کرنا چاہا خُدا نے ان کا فدیہ ایک سیاہ و سفید (ابلق) گوسفند سے کیا جو تاریکی میں راستہ چلتا، گھاس چرتا اور پانی پیتا تھا۔ اندھیرے میں دیکھتا، پیشاب کرتا اور مینگنی کرتا تھا۔ اور اس سے چالیس[۴۰] سال پہلے بہشت میں چر رہا تھا۔ وُہ ماں کے شکم سے پیدا نہیں ہوُا تھا۔ خدا نے فرمایا ہو جا بس ہوگیا تاکہ اسمٰعیلؑ کا فدیہ ہو۔ لہٰذا ہر وُہ گوسفند جو منیٰ میں ذبح کیا جاتا ہے قیامت تک وُہ حضرت اسمٰعیلؑ کا فدیہ ہے۔ دُوسرے ذبیح کا قصہ یُوں ہے کہ حضرت عبدالمطلبؑ نے کعبہ کے دروازہ سے ایک مرتبہ لپٹ کر یہ دُعا مانگی کہ خُداوند تعالیٰ دس[۱۰] فرزند عطا فرمائے تو نذر کی کہ اگر یہ نعمت ان کو حاصل ہوجائے گی تو اُن میں سے ایک لڑکے کو راہِ خدا میں قربان کریں گے۔ خُدا نے ان کو دس[۱۰] لڑکے عنایت فرمائے تو حضرت نے فرمایا کہ خدا نے میری التجا پُوری کر دی مجھے بھی چاہیئے کہ اپنی نذر پُوری کروں۔ اس لئے اپنے فرزندوں کو جمع کیا اور خانہ کعبہ میں جاکر تین[۳] مرتبہ قرعہ ڈالا۔ ہر مرتبہ جناب عبداللہ پدر جناب رسولِ خُداؐ کے نام قرعہ نکلا جو اُن کے نزدیک سب سے زیادہ عزیز اور پیارے تھے۔ پھر تو ان کو لٹا کر ذبح کا ارادہ کیا۔ یہ خبر جب اکابر قریش کو پہنچی، سب آپ کے پاس جمع ہوئے اور عبدالمطلبؑ کو اُن کے اس ارادہ سے روکنے کی کوشش کی۔ حضرت عبدالمطلبؑ کی عورتیں بھی روتی پیٹتی پہنچ گئیں۔ اور جناب عبدالمطلبؑ کی بیٹی عاتکہ نے کہا بابا اپنے اور خدا کے درمیان اپنے فرزند کے ذبح کے بارے میں عذر قائم کیجئے۔ فرمایا وہ کِس طرح؟ عاتکہ نے کہا یہ آپ کے اُونٹ جو حرم میں چرتے ہیں ان کے اور اپنے فرزند کے درمیان قرعہ ڈالیئے اور ہر مرتبہ زیادہ کرتے جایئے یہاں تک کہ خدا راضی ہو۔ حضرت عبدالمطلبؑ نے دس اُونٹوں اور جناب عبداللہ کے درمیان قرعہ ڈالا۔ قرعہ عبداللہ کے نام نکلا پھر دس اُونٹوں کا اضافہ کرکے قرعہ ڈالا، اور جناب عبداللہ کے نام نکلا۔ یہانتک کہ سَو[۱۰۰] اُونٹوں تک اضافہ کیا تو قرعہ اُونٹوں کے نام نکلا۔ یہ دیکھ کر تمام قریش نے تکبیر کی صدا بلند کی۔ اِس طرح کہ مکہ کی پہاڑیاں لرز گئیں۔ حضرت عبدالمطلبؑ نے کہا جب تک تین مرتبہ اُونٹوں کے نام قرعہ نہیں آئے گا، ہرگز عبداللہ سے دست بردار نہ ہوں گا۔ پھر دو[۲]

جناب عبدالمطلبؑ ... [illegible]

مرتبہ قرعہ ڈالا تو اُونٹوں ہی کے نام نکلا۔ پھر تو زبیر اور ابو طالب اور ان کی بہنوں نے عبداللہ کو حضرت عبدالمطلب کے ہاتھ کے نیچے سے کھینچ لیا۔ ان کے نورانی جسم کی کھال زمین پر گھسیٹنے سے چھل گئی تھی۔ ان میں سے ہر ایک دُوسرے سے عبداللہ کو چھین کر سینہ سے لگاتا اور پیار کرتا، اور اُن کی سلامتی پر سجدۂ شکر بجالاتا اور عبداللہ کے چہرے کی خاک و غبار پاک کرتا تھا۔ پھر حضرت عبدالمطلبؑ نے خزورہ میں جو صفا و مروہ کے درمیان واقع ہے نحر کیا اور ہر ایک کو اُن کا گوشت دیا، کسی کو لینے سے روکا نہیں۔ یہ بھی حضرت عبدالمطلب کی سُنتوں میں سے ایک سنت تھی جس کو خُدا نے اسلام میں جاری کیا، کہ ہر مُسلمان کا خونبہا سَو[۱۰۰] اُونٹ ہوگا۔

دوسری حدیث موثق میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسولِ خداؐ نے فرمایا کہ عباسؑ کے علاوہ حضرت عبدالمطلبؑ کے دس[۱۰] فرزند تھے۔ ابن بابویہ نے ان کے نام یہ بیان کیئے ہیں:- عبداللہ[۱]، ابو طالب[۲]، زبیر[۳]، حمزہ[۴]، حارث[۵]، غیداق[۶]، مقوم[۷]، حجل[۸]، اور عبدالعزیٰ[۹] جس کو ابولہب کہتے تھے، اور ضرار[۱۰] و عباس[۱۱]۔ حارث سب سے بڑے تھے۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ مقوم اور حجل ایک ہی تھے۔ حضرت عبدالمطلبؑ کے دس نام تھے۔ بادشاہانِ وقت ان کو انہی ناموں سے پہچانتے تھے۔ عامر[۱]، شیبۃ الحمد[۲]، سید البطحا[۳]، ساقی الحجیج[۴]، ساقی الغیث[۵]، غیث الوریٰ فی العام الجدب[۶]، ابوالسادۃ العشرۃ[۷]، عبدالمطلب[۸]، حافر زمزم[۹]۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ سب سے پہلے جس کے لئے قرعہ ڈالا گیا وُہ حضرت مریم دُختر عمران تھیں، پھر حضرت یُونسؑ کے لئے۔ اور جب عبدالمطلبؑ کے نو[۹] فرزند پیدا ہوئے تو انہوں نے نذر کی کہ اگر ایک لڑکا اور ہوگا تو خدا کے نام پر اس کی قربانی کردوں گا۔ جب حضرت عبداللہ پیدا ہوئے تو ان کو ذبح نہ کرسکے کیونکہ جناب رسولِ خداؐ اُن کے صلب میں تھے تو دس اُونٹ لائے اور قرعہ ڈالا۔ عبداللہ کے نام نکلا۔ پھر دس اُونٹوں کا اضافہ کیا۔ اسی طرح دس دس اُونٹ ہر مرتبہ بڑھاتے گئے یہانتک کہ سَو[۱۰۰] اُونٹوں کی تعداد ہوگئی تو قرعہ اُونٹوں کے نام نکلا۔ عبدالمطلبؑ نے فرمایا کہ یہ انصاف نہیں ہے کہ اتنی مرتبہ تو عبداللہ کے نام قرعہ نکلا ایک مرتبہ اُونٹوں کے نام نکلا اور مَیں اُس پر عمل کرلُوں۔ پھر دو[۲] مرتبہ اور قرعہ ڈالا۔ جب تین[۳] مرتبہ مسلسل اُونٹوں ہی کے نام قرعہ آیا تو فرمایا کہ اَب میں نے سمجھا کہ میرا خدا راضی ہوُا، اور اُونٹوں کو نحر کیا۔[۱]

ابن ابی الحدید اور صاحب کتاب انوار وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت عبدالمطلبؑ نے چاہِ زمزم کو تلاش کرلیا، تو قریش کے سینہ میں حسد کی آگ روشن ہوگئی۔ کہنے لگے اے عبدالمطلب یہ کنواں ہمارے جد اسمٰعیلؑ کا ہے اس لئے ہمارا بھی حق ہے۔ لہٰذا اس میں ہم کو بھی شریک کرو۔ عبدالمطلبؑ نے فرمایا یہ

[۱] مؤلف فرماتے ہیں کہ عبدالمطلب کے طریقہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرزند کی قربانی کی نذر کرنا ممکن ہے شریعت ابراہیمؑ میں سنت رہا ہوگا۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ امر حضرت عبدالمطلبؑ کے لئے مخصوص رہا ہو اور اُن حضرت پر الہام ہُوا ہو۔ ۱۲

کرامت خدا نے میرے لئے مخصوص فرمائی ہے اس میں تمہارا کچھ حصّہ نہیں ہے۔ بہت بحث و تکرار کے بعد ایک زنِ کاہنہ سے فیصلہ کرانے پر راضی ہوئے جو بنی سعد کے قبیلہ سے تھی اور شام میں رہتی تھی۔ حضرت عبدالمطلب بنی عبد مناف کے ایک گروہ کو لے کر قریش کے ساتھ شام کی جانب روانہ ہوئے، اثنائے راہ میں ایک مقام پر جہاں پانی ناپید تھا، حضرت عبدالمطلبؑ کے ساتھیوں کا پانی ختم ہوگیا اور قریش کے تمام لوگوں نے ان کو پانی دینے سے انکار کر دیا۔ جب پیاس کا شدت سے غلبہ ہوا تو عبدالمطلبؑ نے فرمایا کہ آؤ ہم سب اپنے اپنے واسطے قبریں تیار کرلیں تاکہ ہم میں سے جو مرتا جائے اس کو دفن کرتے جائیں آخر میں ہم میں سے ایک اس جنگل میں دفن ہونے سے رہ جائے گا وُہ بہتر ہے اس سے کہ ہم سب کے سب بے دفن پڑے رہیں۔ سب نے قبریں کھود کر تیار کرلیں اور موت کا انتظار کرنے لگے۔ عبدالمطلبؑ نے فرمایا کہ مرنے کے وقت تک اس طرح بیٹھنا اور پانی کی جستجو و کوشش نہ کرنا اور عاجز ہوجانا خدا کی رحمت سے ناامید ہونا ہے۔ اٹھو تلاش کریں شائد خدا پانی عطا فرمائے۔ لہٰذا اُن لوگوں نے سامان بار کیا اور قریش بھی ساتھ چلے۔ عبدالمطلب سوار ہوئے تو ان کے ناقہ کے پَیر کے نیچے ایک صاف و شفاف چشمہ جاری ہوا۔ عبدالمطلبؑ نے کہا اللہ اکبر! آپ کے ہمراہیوں نے بھی تکبیر کہی اور پانی لے کر پیا اور اپنی اپنی مشکیں بھی بھر لیں۔ پھر قریش کے قبیلوں کو بُلا کر کہا آؤ اور دیکھو خُدا نے ہم کو پانی عطا فرمایا۔ جس قدر چاہو تم بھی پیو۔ جب قریش نے عبدالمطلبؑ کی یہ عظیم کرامت مشاہدہ کی کہنے لگے خدا نے ہمارے اور آپ کے درمیان فیصلہ کر دیا۔ اب زنِ کاہنہ سے فیصلہ کرانے کی ضرورت نہیں ہے ہم آئندہ آپ سے چاہِ زمزم کے بارے میں کچھ تنازعہ نہ کریں گے۔ جس خدا نے آپ کو اس جنگل میں پانی عطا فرمایا اسی نے آپ کو زمزم بھی بخشا ہے۔ وہاں سے واپس ہوئے اور زمزم آنحضرتؐ کے لئے مخصوص کر دیا۔

انوارِ ہدایت کے مؤلف نے ذکر کیا ہے کہ جب حضرت عبدالمطلب چاہِ زمزم کی تہہ میں پہنچے سونے کے دو ہرن، بہت سی تلواریں اور چند زرہیں آپ نے پائیں تو پھر قریش نے اُن میں اپنے کو بھی حصّہ دار قرار دیا۔ عبدالمطلبؑ نے قرعہ پر فیصلہ مقرر کیا اور دو زرد تیر کعبہ کے نام سے دو تیر سیاہ اپنے نام سے اور دو سفید تیر قریش کے نام سے لے کر ان چھ تیروں کو ایک شخص کو دیا اور کعبہ میں اس کو داخل کیا اور قرعہ ڈالا۔ تو دو تیر کعبہ کے نام کے ہرن کے لئے نکلے، دو سیاہ تیر عبدالمطلب کے نام تلواروں اور زرہوں کے لئے برآمد ہوئے اور دو تیر قریش کے نام کے کسی شے کے واسطے نہیں نکلے، تو عبدالمطلبؑ ان تلواروں اور زرہوں کو اپنے تصرف میں لائے اور دونوں بڑے ہرن کو کعبہ کے دروازہ پر زینت کے لئے آویزاں کر دیا۔ اور ریاستِ مکہ و سقایتِ حاجیاں عبدالمطلبؑ کے لئے مسلّم ہوگئی پھر آپ کے ساتھ کسی نے ان معاملات میں ہدی بن نوفل کے سوا نزاع نہیں کی۔ وُہ حضرت عبدالمطلب سے پہلے رئیس مکہ تھا۔ اس لئے اس نے آپ پر حسد کیا۔ ایک روز مقابلہ پر آکر کہنے لگا کہ تم اپنی قوم کے لڑکوں میں سے ایک لڑکے تھے نہ تمہارے کوئی فرزند ہے، نہ تمہارا کوئی مددگار ہے، مدینہ سے تم تنہا آئے! تو کس بات میں تم کو ہم پر فوقیت ہے۔ حضرت کو غصہ آیا اور فرمایا کہ تو فرزندوں کی کمی سے مجھ کو طعنہ دیتا ہے۔ پھر

خدا سے عہد کیا کہ اگر دس فرزند عطا فرمائے گا یا زیادہ، تو ان میں سے ایک کو خدا کے اکرام و اجلال کے لئے نحر کروں گا۔ خداوندا مجھ کو کثرت سے عیال عطا فرما اور میرے دُشمنوں کو مجھ پر خوش نہ ہونے دے۔ بیشک تو ہی بے نیاز اور یکتا ہے۔ اس کے بعد عورتوں سے نکاح کرنا شروع کیا اور چھ عورتوں سے شادی کی۔ اور ان سے دس لڑکے پیدا ہوئے۔ اُن میں سے ہر ایک عورت حسن و جمال سے آراستہ اور اپنی قوم میں باعزّت تھی۔ ایک منعہ دختر حارث کلابیہ تھیں، دوسری سمراتی بنت عنیدق و طلیقیہ، تیسری ہاجرہ خزاعیہ، چوتھی سعد دختر جبیب کلابیہ، پانچویں ہالہ بنت وہب اور چھٹی فاطمہ دختر عمرو مخزومیہ تھیں۔ فاطمہ سے ابوطالب اور حضرت رسالتمآبؐ کے والد عبداللہ پیدا ہوئے تھے۔ بعض کا قول ہے کہ زبیر بھی فاطمہ کے بطن سے تھے؛ باقی دُوسری اولادیں، دُوسری عورتوں سے تھیں۔ حضرت عبدالمطلب کعبہ کی خدمت میں بے حد کوشش و اہتمام فرماتے تھے۔ ایک رات کعبہ کے نزدیک سوتے ہوئے تھے کہ ایک خواب دیکھا۔ صبح کو بیدار ہوئے تو بہت پریشان تھے۔ اُٹھے اور اپنی چادر زمین پر گھسیٹتے ہوئے کانپتے ہوئے کاہنوں کے ایک گروہ کے پاس پہنچے۔ انہوں نے پُوچھا اے ابوالحارث تم کو کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک سفید نورانی زنجیر میری پشت سے نکلی جس سے آنکھیں خیرہ ہو رہی تھیں۔ اُس زنجیر کے چار گوشے تھے ایک گوشہ مشرق میں تھا اور ایک مغرب میں پہنچا ہوا تھا۔ اور ایک سرا زمین پر تھا اور ایک سرا آسمان پر۔ پھر میں نے دو شخصوں کو دیکھا جو نہایت خوشرو تھے اور ان سے جلالت ظاہر تھی۔ وُہ اس زنجیر کے نیچے کھڑے ہیں۔ مَیں نے ایک صاحب سے پُوچھا آپ کون ہیں انہوں نے کہا مَیں نوحؑ پیغمبر ہوں۔ دوسرے صاحب نے فرمایا میں ابراہیم خلیل اللہ ہوں۔ ہم اس لئے آئے ہیں کہ اس شجرِ طیبہ کے سایہ میں رہیں۔ خوشا حال اس کا جو اس کے سایہ میں ہو اور افسوس ہے اُس کے حال پر جو اس سے دُور ہے۔ کاہنوں نے کہا کہ اے ابوالحارث یہ تمہارے لئے خوشخبری ہے۔ اور ایک ایسی چیز ہے کہ جو تمہیں حاصل ہو گی جس میں کسی اور کا حصہ نہیں ہے۔ اگر تمہارا خواب صحیح ہے تو تمہاری صلب سے ایک شخص پیدا ہو گا جو اہل مشرق و مغرب کو خدا کے دین کی طرف بلائے گا۔ اور ایک گروہ کے لئے رحمت اور ایک کے لئے عذاب ہوگا۔ یہ سُنکر عبدالمطلب نہایت خوش ہوئے اور فرمایا میرے نُورِ پیشانی کا کون لینے والا ہے۔

ایک روز حضرت عبدالمطلب شکار کے لئے تنہا گئے اور پیاس کی شدت ہوئی۔ اُسی حال میں اُن کی نظر ایک صاف و شیریں چشمہ پر پڑی جو ایک پاکیزہ پتھر کے درمیان رُکا ہوا ہے۔ حضرت نے اسمیں سے پانی پیا جو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ شیریں تھا۔ سمجھے کہ وہ پانی بہشت کا ہے جو اُن کے لئے نازل ہوا ہے۔ وہاں سے واپس ہوئے تو اپنی زوجہ فاطمہ مخزومیہ سے مقاربت کی جو تمام عورتوں میں سب سے زیادہ نجیب سب سے زیادہ صالح اور نیک تھیں تو جناب عبداللہ پدرِ جناب رسُول خدا کا نطفہ قرار پایا؛ اور وُہ نور جو عبدالمطلب کی پیشانی میں جلوہ گر تھا فاطمہ کی جانب منتقل ہُوا۔ اور جب حضرت عبداللہ پیدا ہوتے وُہ نور روشن ان کی جبین اقدس سے ساطع ہُوا اس حد تک کہ تمام آسمانوں کے